Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English
ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)
Home Page: http://www.arjish.com
Approved by HEC in "Y" Category
Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan
Website: www.arjish.com
Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020
This work is licensed under a
Creative Commons Attribution 4.0 International License

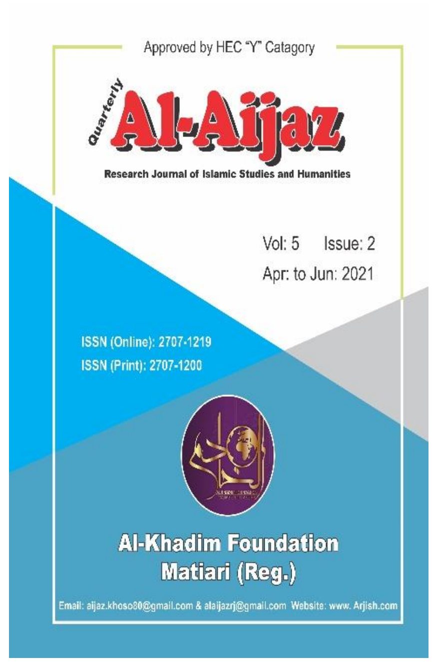

TOPIC:

A Principles of Amendment of the Society in the Teaching / Light of the addresses of Hazrat Abu Bakar Siddique (R.A)

AUTHORS:

1. Dr. Uzma Bashir, Lecturer Islamiat Govt. Associate Girls College Kudwala Yazman District Bahawalpur
https://orcid.org/0000-0002-9535-595X
2. Kaleem ullah bin Muhammad Jameel, Ph.D. scholar Department of Arabic Islamia University Bahawalpur
Email: laleem1937@gmail.com https://orcid.org /0000-0002-5914-1997

How to cite:
Bashir, U., & bin Muhammad Jameel, K. ullah . (2021). Urdu-25 A Principles of Amendment of the Society in the Teaching / Light of the addresses of Hazrat Abu Bakar Siddique (R.A). *Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities*, *5*(2), 320-334.
https://doi.org/10.53575/Urdu25.v5.02(21).320-334

URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/294

Vol: 5, No. 2 | April to June 2021 | Page: 320-334

Published online: 2021-06-20

QR Code

خطبات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روشنی میں اصلاح معاشرہ کے اہم اصول

A Principles of Amendment of the Society in the Teaching / Light of the addresses of Hazrat Abu Bakar Siddique (R.A)

Dr. Uzma Bashir*
Kaleem ullah bin Muhammad Jameel**

Abstract

Important Principles in the Light of the Sermons of Hazrat Abu Bakr Siddiq in Reforming Society. The art of Addressing is very important in Islam, Arabic is considered to be the best language in the world in terms of its comprehensiveness and beauty of expression and the Arabs also claim superiority over other nations in this regard, their claim was in the past and Even today. Especially before His resurrection, Arabic poetry was considered the best source of Arabic language and literature. This language was found in the form of poems and speeches. In Arabs, poetry and rhetoric were considered the most important source of ideas. Through speech, the chiefship and determination of one's own tribe was expressed. In conversation, speech was used to make others agree. Speech was considered as the first condition for ruling. People of every tribe used to acquire this art to train their children in it. After the advent of Islam, significant virtues were born in this art. When Islam came, the people of that time were proud of their language, rhetoric and eloquence. They were so proud of their rhetoric and eloquence that they used to call the whole world "Ajami" except themselves.

He صلی اللہ علیہ وسلم Who was the preacher of of Revolution, perfectly Role model in the field of Addressing by the essence of rhetoric. "And my brother Haron's language is more fluent than mine. Send him as a helper to me to confirm me because I am afraid they will deny me" Hazrat Abu Bakr Siddiq (may Allah be pleased with him) was Siddiq of the Islamic Ummah, Rasoolullah's Companion and Khatib pf Yom-e-Saqifa and the first caliph and the milestone in hstory of Islamic oratory. Which not only saved the Islamic Ummah from disintegration and disintegration but also paved the way for the eradication of apostates, deniers of Zakat, false claimants of Prophethood and then opened the door to the conquests of Islam by which the Muslims By defeating the two greatest forces by that time in a single century.t, Islam bestowed Respect and strength, the effects of which have not been erased from the hearts of the world till date. Among the Rightly Guided Caliphs, the selected sermons of the first Caliph Hazrat Abu Bakr Siddiq (RA) have been recorded, and social principles have been written from them. Work patientlyThe following sermon was delivered by Hazrat Abu Bakr (RA) on the occasion of the death of the Holy Prophet (PBUH). This sermon of his is very important in its nature. His understanding and the delicacy of the occasion as He handled it. It was his worth only.

Hazrat Ayesha (may Allah be pleased with her) narrated that Hazrat Abu Bakr (may Allah be pleased with him) came to Madinah from his house (after the death of the Holy Prophet), then he went to the Prophet's Masjid and then came to my room in silence. He opened the body of the Prophet (peace and blessings of Allaah be upon him), bowed down and kissed him and wept.

Keywords: Principles , Addressing , superiority , conversation , Speech ,rhetoric , eloquence , Role model , Abu Bakr Siddiq (رضی اللہ تعالی عنہ) Rasoolullah's ، Companion -

فن خطابت کی اسلام میں بہت اہمیت ہے، عربی زبان اپنی جامعیت اور حسن بیان کے لحاظ سے دنیا کی سب سے بہترین زبان مانی جاتی ہے اور

* Lecturer Islamiat Govt. Associate Girls College Kudwala Yazman District Bahawalpur
https://orcid.org/0000-0002-9535-595X
** Ph.D. scholar Department of Arabic Islamia University Bahawalpur
Email: laleem1937@gmail.com (https://orcid.org /0000-0002-5914-1997)

عربوں کو اس سلسلے میں دیگر اقوام پر فوقیت کا دعوی بھی ہے، ان کا یہ دعوی ماضی میں تھا اور آج بھی ہے۔ بالخصوص آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے ہی عرب کی شاعری کو عربی زبان وادب کا بہترین سرچشمہ گنا جاتا تھا۔ یہ زبان اشعار و خطابت کی شکل میں ملتی تھی، عربوں میں اشعار اور خطابت کو خیالات کا بہت اہم ترین ذریعہ شمار کیا جاتا تھا۔ خطابت کے ذریعے اپنے قبیلے کی سرداری، اوالعزم بیان کی جاتی تھی، گفتگو میں دوسروں کو باہم خیال بنانے میں خطابت کا سہارا لیا جاتا تھا۔ خطابت کو حکمرانی کے لیے شرط اول سمجھا جاتا تھا۔ اس فن حاصل کرنے لیے ہر قبیلے کے لوگ اپنے بچوں کو اس کی تربیت دیتے تھے۔ اسلام کے آنے کے بعد اس فن میں نمایاں خوبیاں پیدا ہوئیں، جب اسلام آیا اس وقت کے افراد اپنی زبان، خطابت اور زور بیان پر فخر کیا کرتے تھے۔ ان کو اپنی فصاحت وبلاغت پر اس قدر ناز تھا اپنے سوا تمام دنیا کو عجمی کہا کرتے تھے۔ آپ ﷺ جو داعی انقلاب تھے، خطابت کے جوھر سے کامل طور پر متصف تھے۔ [1]

یہی وجہ ہے خطابت انقلاب کے لیے روح کی حیثیت رکھتی ہے، اور تاریخ کا رخ موڑنے میں اہم ترین ہتھیار ہے۔ خطابت حسن انسانی حسین ترین زیور ہے اس سے تمام سیاسی اور فوجی قائد ور ہنما حتی کہ اخلاقی مصلح اور انبیاء واولیاء سب اپنے مشن کی تکمیل کے لیے فن خطابت سے کام لیتے تھے۔ اس لیے جب اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو نبوت دی تو ان کی زبان میں لکنت تھی تو انہوں نے اللہ تعالی سے یہ دعا کی

واخي هرون هو افصح مني لسانا فارسله معي ردا يصدقني اني اخاف ان يكذبون [2]_

اور میرے بھائی ہارون کی زبان مجھ سے زیادہ روان ہے اسے میرے ساتھ مددگار بنا کر بھیج کہ میری تصدیق کرے کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ صدیق امت اسلامیہ رفیق رسول اللہ ﷺ اور خطیب یوم سقیفہ و خلیفہ اول اسلامی خطابت کی تاریخ کے سنگ میل ہیں۔ آپ کا تاریخی بلکہ تاریخ ساز خطبہ یوم سقیفہ بھی تاریخ اسلام میں ایک آہنگ میل ثابت ہوا۔ جس نے نہ صرف امت اسلامیہ کو انتشار وافتراق سے محفوظ کر دیا بلکہ مرتدین، منکرین زکوۃ، کذاب مدعیان بنوت کا قلع قمع کرنے کی راہ ہموار کر دی اور پھر فتوحات اسلام کا ایک ایسا دروازہ کھلا جس کے طفیل مسلمانوں نے ایک صدی کے اندر اندر اس وقت کی دو سب سے بڑی قوتوں کو شکست دے کر اسلام کو وہ شوکت وہیبت عطا کر دی جس کے اثرات آج تک عالم کے دلوں سے محو نہیں ہو سکے۔ خلفاء راشدین میں خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خطبات میں سے چیدہ چیدہ خطبات کو ضبط تحریر میں لایا گیا ہے، اور ان سے معاشرتی اصول تحریر کیے گئے ہیں۔ [3]

صبر سے کام لینا

مندرجہ ذیل خطبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے موقع پر دیا تھا۔ آپ کا یہ خطبہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ آپ کی فہم وفراست اور موقع کی نازکت کو جس طرح آپ نے سنبھالا وہ آپ ہی کے لائق تھا۔

أن عائشة أخبرته أن أبا بكر رضي الله عنه أقبل على فرس من مسكنه بالسنح حتى نزل فدخل المسجد فلم يكلم الناس حتى دخل على عائشة فتيمم رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو مغشى بثوب حبرة فكشف عن وجهه ثم أكب عليه فقبله

وبکی ثم قال بأبي أنت وأمي والله لا يجمع الله عليک موتتين أما الموتة التي کتبت عليک فقد متها قال الزهري وحدثني أبو سلمة عن عبد الله بن عباس أن أبا بکر خرج وعمر بن الخطاب يکلم الناس فقال اجلس يا عمر فأبى عمر أن يجلس فأقبل الناس إليه وترکوا عمر فقال أبو بکر أما بعد فمن کان منکم يعبد محمدا صلى الله عليه وسلم فإن محمدا قد مات ومن کان منکم يعبد الله فإن الله حي لا يموت قال الله وما محمدٌ إلا رسولٌ قد خلت من قبله الرسل إلى قوله الشاکرين وقال والله لکأن الناس لم يعلموا أن الله أنزل هذه الآية حتى تلاها أبو بکر فتلقاها منه الناس کلهم فما أسمع بشرا من الناس إلا يتلوها فأخبرني سعيد بن المسيب أن عمر قال والله ما هو إلا أن سمعت أبا بکر تلاها فعقرت حتى ما تقلني رجلاي وحتى أهويت إلى الأرض حين سمعته تلاها علمت أن النبي صلى الله عليه وسلم قد مات --[4]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ (وفات حضور اکرم کے بعد) اپنے گھر سے مدینہ میں آئے، تو مسجد نبوی میں گئے پھر خاموشی کے ساتھ میرے حجرے میں آئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعش شریف کو کھولا، تو جھکے اور بوسہ دیا اور گریہ فرمایا: پھر ارشاد کیا، میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں، بے شک اللہ تعالی آپ کو دو مرتبہ موت نہیں دے گا ایک رحلت ہے، جو واقع ہو چکی ہے، زہری کہتے ہیں کہ مجھ سے ابو سلمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ جب باہر آئے، تو دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ مسجد میں یہ کہہ رہے تھے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات نہیں پائی ہے اور نہ اس وقت تک پائیں گے جب تک تمام منافقوں کو ختم نہ کریں گے، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے خاموش کرانا چاہا اور کہا بیٹھ جاؤ، مگر یہ نہیں مانے، لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس جمع ہو گئے آپ نے ان کو چھوڑ کر تقریر شروع کر دی اور فرمایا:

"اے لوگو سنو! تم میں سے جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا، تو وہ فوت ہو گئے اور جو تم میں سے اللہ تعالی کی عبادت کرتا تھا تو اللہ تعالی زندہ ہے فوت نہیں ہو گا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی (وما محمدٌ الا رسولٌ قد خلت من قبله الرسل)[5] یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سوائے رسول کے اور کچھ نہیں، ان سے پہلے بھی ایسے رسول گزر چکے ہیں، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا بیان ہے، کہ جب حضرت ابو بکر نے یہ آیت تلاوت ک ی تو ایسا معلوم ہوا کہ جیسے کسی کو اس آیت کی خبر ہی نہیں ہے، پھر تو جسے دیکھو، وہ یہی آیت پڑھ رہا ہے، زہری کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس آیت کو سن کر کہا، کہ میں نے یہ آیت سنی ہی نہیں، اس وقت ڈر گیا اور پاؤں کانپنے لگے، میں گر پڑا اور معلوم ہوا کہ واقعی حضور اکرم انتقال فرما گئے۔"

مندرجہ بالا خطبے کی روشنی میں اصلاح معاشرہ کے اہم اصول:

- آیت قرآنیہ کی موقع کی مناسبت سے تطبیق کرنا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے مندرجہ بالا خطبہ نبی کریم ﷺ کی وفات پر دیا آپ رضی اللہ عنہ نے موقع کی مناسبت سے قرآن کریم کی جو آیت تلاوت فرمائی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ لوگوں نے اس آیت کو بہترین طریقے سے سمجھا اور صبر کیا اور لوگ ایک بہت بڑے انتشار سے بچ گئے۔

- ہر موقع محل کی مناسبت سے دعی اللہ کو اپنا مقصد یاد رکھنا چاہیے۔اور اس میں غلو سے بچنا چاہیے،،
- بڑی سے بڑی پرشانی آجائے تو آدمی کو صبر سے کام لینا چاہیے۔کیونکہ قرآنی تعلیمات ہمیشہ صبر کی تلقین کرتی ہیں۔اور اللہ تعالہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔
- حضرت ابو بکر رضی الہ تعالی عنہ کے خطبے کا اثر یہ ہوا کہ گویا وہ لوگ اس ایت کے نزول سے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے تلاوت کرنے سے قبل واقف ہی ہیں تھے،اور اس دن اس آیت کو سن کر یاد کر لیا۔اور معاشرہ ایک بہت بڑے انتشار سے بچ گیا۔
- عبادت کے لائق صرف اور اللہ تعالی کی ذات ہے،اللہ تعالی کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کی جاسکتی۔
- اللہ تعالی کے علاوہ تمام کائنات فنا ہو جائے گئی،اللہ تعالی کی ہی ذات ہمیشہ زندر ہنے والی ہے۔
- ہر مصیبت اور پرشانی میں اپنے جزبات پر قابو پایا جائے۔
- بڑی سے بڑی پرشانی پر بھی صبر کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔برداشت وصبر سے معاشرہ امن کا گھوارہ بن جاتا ہے۔

معاشرتی اختلافات سے بچنا ہی ہر قوم وملت کی کامیابی ہے

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد سقیفہ بنی ساعدہ میں انتخاب خلیفہ کے وقت جو خطبہ دیا تھا وہ تاریخ میں دنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔اور اس نے تاریخ کا ایک نیا مور قائم کیا۔

"أيها الناس:نحن المهاجرون،أول الناس إسلاما، وأكرمهم أحسابا وأكثر الناس ولادة في العرب، وأمسهم رحما برسول الله صلى الله عليه وسلم، أسلمنا قبلكم، وقدمنا في القرآن عليكم؛فقال تبارك وتعالى:{والسابقون الأولون من المهاجرين والأنصار والذين اتبعوهم بإحسان} فنحن المهاجرون وأنتم الأنصار. إخواننا في الدين.وشركاؤنا في الفيء، وأنصارنا على العدو،فجزاكم الله خيرا،فنحن الأمراء،وأنتم الوزراء "[6]

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا"ہم مہاجر ہیں اسلام لائے میں بھی اول،حسب ونسب کے اعتبار سے بھی اعلی اکثریت عرب ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے قریبی رشتہ دار ہیں،تم سے پہلے اسلام لائیں ہم نے تم سے پہلے قرآن کریم کو یاد کیا پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: {والسابقون الأولون من المهاجرين والأنصار والذين اتبعوهم بإحسان}[7] ہم مہاجر اور تم انصار ہو دین کے بھائی بھائی ہیں ہم مال فئی میں ہمارے ساتھ شریک رہے ہو ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہماری مدد کی اللہ تعالی آپ کو اس بہترین اجر دے ہم بادشاہ اور آپ ہمارے وزیر ہیں۔.

مندرجہ بالا خطبے کی روشنی میں اصلاح معاشرہ کے اہم اصول:

- سقیفہ بنی ساعدہ کا خطبہ بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے،اس خطبے کی وجہ مہاجرین اور انصار کے درمیان ہونے والے اختلافات پر قابو پایا گیا اور مسلمانوں کو ایک ہی فیصلے پر متفق کیا گیا۔

- معاشرتی اختلافات سے بچنا ہی ہر قوم وملت کی کامیابی ہے۔ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، باہمی لڑائی جگڑوں سے پرہز کرنا چاہیے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إياكم والظن فإن الظن أكذب الحديث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تناجشوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وكونوا عباد الله إخوانا . وفي رواية ولا تنافسوا . [8]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدگمانی قائم کرنے سے اجتناب کرو کیونکہ بدگمانی باتوں کا سب سے بدتر جھوٹ ہے (اپنے سے غیر متعلق امور اور بلا ضرورت دوسروں کے احوال کی) ٹوہ میں نہ رہو کسی کی جاسوسی نہ کرو کسی کے سودے نہ بگاڑو، آپس میں حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو اور سارے مسلمان اللہ کے بندے اور ایک دوسرے کے بھائی بن کر رہو اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ آپس میں حرص نہ کرو۔ ان کا معاشرہ کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے بھاؤ سے براہ راست تعلق ہے ان باتوں سے اگر اجتناب کیا جائے تو معاشرہ میں پھیلنے والی بہت سی خرابیوں سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ بدگمانی کو باتوں کا سب سے بدتر جھوٹ فرمایا گیا ہے چنانچہ جب کوئی شخص کسی کے بارے میں بدگمانی کرتا ہے تو وہ یہ فیصلہ کرتا ہے کہ وہ شخص ایسا ایسا ہے اور چونکہ وہ شخص حقیقت میں ایسا نہیں ہے اس لئے اس فیصلہ کو جھوٹ ہی کہا جائے گا واضح رہے کہ باتوں سے مراد وہ باتیں جو نفس پیدا کرتا ہے اور حقیقت میں وہ شیطان کی طرف سے ہیں اسی اعتبار سے بدگمانی کو بدترین جھوٹ کہا گیا ہے یا یہ کہ اس کو بدترین جھوٹ کا نام دینا گویا اس کبرائی کو زیادہ سے زیادہ کر کے بیان کرنا مقصود ہے۔

یکساں نظام احتساب:

مندرجہ ذیل خطبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بعیت لینے کے بعد عوام الناس سے خطاب کرتے ہوئے دیا اور آپ نے فرمایا

حمد الله وأثنى عليه، ثم قال:"أيها الناس: إني قد وليت عليكم ولست بخيركم؛ فإن رأيتموني على حق فأعينوني، وإن رأيتموني على باطل فسددوني، أطيعوني ما أطعت الله فيكم، فإذا عصيته فلا طاعة لي عليكم، إلا إن أقواكم عندي الضعيف حتى آخذ الحق له،وأضعفكم عندي القوي حتى آخذ الحق منه، أقول قولي هذا وأستغفر الله لي ولكم".[9]

ترجمہ:

اللہ تعالی کی حمد وثنا کے بعد پھر آپ نے فرمایا: اے لوگو بیشک میں تمہارا امیر بنادیا گیا ہوں لیکن میں تم میں سے بہتر نہیں، اگر میں نیک کام کرو تو میری مدد کرو اگر میں برا کام کروں تو مجھے ٹوکو، میری اطاعت کرو جس کا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے، اگر میں گناہ کا کام کروں تو میری کوئی اطاعت نہ کرے تمہارا کمزور شخص میرے نذدیک قوی ہے۔ جب تک میں اس کا حق نہ دلاوں اور تمہارا قوی شخص میرے نذدیک کمزور ہے جب تک اس کے ذمے جو حق ہے وہ نہ لے لوں۔

مندرجہ بالا خطبے کی روشنی میں اصلاح معاشرہ کے اہم اصول:

- ہر حالت میں اللہ تعالی کی اطاعت کرنی چاہیے، کیونکہ کوئی بھی شخص کسی بھی حیثیت میں اگر اللہ کی اطاعت سے روح گردانی کرتا ہے تو مرد کی اپنی ذات برائے راست اور معاشرے کا مان سکون بلا واسطہ متاثر ہو گا۔ لہذا ہر حالت میں اللہ کی اطاعت ناگزیر ہے۔
- امیر کی اطاعت اس وقت کی جائے جب وہ حکم اللہ کے حکم کے خلاف نہ ہو۔ امیر کی اطاعت صرف معروف میں ہو گی جہاں امیر معصیت کا حکم دے تو اس کی اطاعت عوام الناس پر واجب نہیں۔
- خلیفہ کا اپنے آپ کو عوام الناس کے سامنے عام انسان پیش کرنا۔ اگر وہ لوگوں کا امیر بنایا گیا تو یہ بات اس کے لیے فخر کا باعث نہ ہو بلکہ ایک احساس ذمہ داری ہو۔
- خلیفہ کا امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فرض ادا کرنا اور یہ کام اپنی ذات سے شروع کرے تاکہ معاشرہ امن سکون کا گھوارہ بن سکے۔
- معاشرے کے کمزور افراد کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیے۔
- ظالم کو ظلم سے روکنا چاہیے، اور مظلوموں کی مدد کرنی چاہیے۔ اگر خلیفہ وقت اس معاشرتی اصول کو مد نظر رکھے گا تو ایک مثالی وفلاحی معاشرے کا وجود ممکن ہے۔ اس بات کی تائید نبی کریم ﷺ اس حدیث سے ہوتی ہے۔ عن أنس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انصر أخاك ظالما أو مظلوما قالوا يا رسول الله هذا ننصره مظلوما فكيف ننصره ظالما قال تأخذ فوق يديه -[10]

انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ظالم یا مظلوم بھائی کی مدد کرو، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مظلوم کی مدد کرنا تو سمجھ میں آتا ہے، لیکن ظالم کی کس طرح مدد کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا ہاتھ پکڑ لو (یعنی اس کو ظلم سے روکو)۔

عن عبد الله بن عكيم قال: خطبنا أبو بكر فقال: أما بعد فإني أوصيكم بتقوى الله عز وجل، وأن تثنوا عليه بما هو أهله، وأن تخلطوا الرغبة بالرهبة، وتجمعوا الإلحاف بالمسألة، فإن الله عز وجل أثنى على زكريا وعلى أهل بيته فقال:{إنهم كانوا يسارعون في الخيرات ويدعوننا رغبا ورهبا وكانوا لنا خاشعين} ثم اعلموا عباد الله! إن الله عز وجل قد ارتهن بحقه انفسكم، وأخذ على ذلك مواثيقكم، واشترى منكم القليل الفاني بالكثير الباقي، وهذا كتاب الله فيكم لا تفنى عجائبه، ولا يطفأ نوره، فصدقوا قوله وانتصحوا كتابه، واستبصروا فيه ليوم الظلمة،فإنما خلقكم للعبادة، ووكل بكم الكرام الكاتبين يعلمون ما تفعلون، ثم اعلموا عباد الله! إنكم لتغدون وتروحون في أجل قد غيب عنكم علمه، فإن استطعتم أن تنقضى الآجال وأنتم في عمل الله فافعلوا، ولن تستطيعوا ذلك إلا بالله، فسابقوا في مهل آجالكم قبل أن ينقضى فتردكم إلى سوء أعمالكم، فإن قوما جعلوا آجالهم لغيرهم فنسوا أنفسهم، فنهاكم أن تكونوا أمثالهم، الوحا الوحا! النجا النجا! [11]

درجہ ذیل خطبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلافت کی ذمہ داری سنبھالنے کے بعد دیا آپ نے نماز پڑھی لوگوں سے مخاطب ہو کر دفرمایا:

"بہترین کاموں میں سے بہترین کا تقویٰ ہے، حماقتوں میں زیادہ حماقت گناہ ہے، خبر دار میرے نزدیک سچائی امانت ہے، اور جھوٹ گناہ خبر دار تمہارا کمزو شخص میرے نزدیک قوی ہے جب تک میں اس کا حق نہ دلاوں اور تمہارا قوی شخص میرے نزدیک کمزور ہے جب تک اس کے ذمے جو حق ہے وہ نہ لے لو۔ میں تمہارا امیر ہوں لیکن تم میں سے بہتر نہیں۔ مجھے یہ بات محبوب تھی کہ تم میں سے کوئی ایک اس امر (خلافت) کے لیے میری کفایت کرتا، اگر تم لوگ مجھ سے ارادا کرو اس سلوک کا جس پر اللہ نے اپنے نبی کو بذریعہ وحی قائم رکھا تھا۔ تو یہ میرے بس کی بات نہیں، میں انسان ہوں لہذا تم میری نگہداشت کرو۔[12]

مندرجہ بالا خطبے کی روشنی میں اصلاح معاشرہ کے اہم اصول:

- پرہیزگاری کا اپنانا چاہیے یہ بہترین نیکی ہے۔ کیونکہ تقوی کا حصول فرد اور معاشرے دونوں کے لیے فلاح کا باعث ہوتا ہے۔
- سچ بولنا چاہیے، اور سچائی ایک امانت ہے۔ اس بات کی تائید نبی کریم ﷺ کی اس حدیث سے ہوتی ہے۔ قال إن الصدق يهدي إلى البر وإن البر يهدي إلى الجنة وإن الرجل ليصدق حتى يكون صديقا وإن الكذب يهدي إلى الفجور وإن الفجور يهدي إلى النار وإن الرجل ليكذب حتى يكتب عند الله كذابا ۔[13]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچائی نیکی کی طرف اور نیکی ہدایت کرتی ہے اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ صدیق ہو جاتا ہے اور جھوٹ بدکاری کی طرف اور بدکاری دوزخ کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالی کے نزدیک کاذبین میں لکھا جاتا ہے۔

- حکمران کا اپنی ذات کو عوام الناس کے سامنے محاسبے کے لیے پیش کرنا۔

افراد معاشرہ کی تربیت

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے افراد معاشرہ کی تربیت کے حوالے سے یہ خطبہ دیا اور فرمایا:

أما بعد میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اس بات کی کہ تم اللہ کی ثناء اس چیز کے ساتھ کرو کہ وہ اللہ اس کا اہل ہے اور یہ کہ تم اللہ کی رغبت کو اسکی خشیت کے ساتھ ملاو تم اللہ سے دعا کرنے میں الحاح وراز دری کرو اللہ تعالی نے حضرت زکریا علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کی اس بات پر تعریف کی اور فرمایا: "إنهم كانوا يسارعون في الخيرات ويدعوننا رغبا ورهبا وكانوا لنا خاشعين" اے اللہ کے بندوں بیشک اللہ تعالی نے اپنے حق کے بارے میں تمہارے نفسوں کو رہن رکھ لیا اور اس بارے میں تم سے وعدہ لیا ہے اور تم سے فنا ہونے والی (عمر) قلیل کو بہت باقی رہنے والی (آخرت) کے بدلے خرید لیا ہے۔ تمہارے پاس اللہ کی یہ کتاب ہے جس کے عجائبات غیر فانی ہیں، جس کا نور بجھنے والا نہیں، اللہ کے قول کی تصدیق کرو اور اللہ کی کتاب سے نصیحت پکڑو اور تاریکی کے دن کے لیے اس کتاب سے بصیرت

حاصل کرو، اللہ نے تم کو محض عبادت کے لیے ہی پیدا کیا ہے اور تم پر کراماکاتبین کو مقرر کیا ہے، وہ اس چیز کو جانتا ہے جو تم عمل کرتے ہو۔ پھر اے اللہ کے بندوں جان لو کہ تم ایک ایسی لکھی ہوئی تقدیر میں صبح وشام کر رہے ہو جس کا علم تم سے پوشیدہ ہے، اگر تم سے ہو سکے تو تمہاری عمریں اس طرح پر تمام ہوں کہ تم اللہ کے عمل میں لگے ہوئے ہو تو ایسا کرلو، اگر تم اس بات کی ہر گز طاقت نہیں رکھتے ہو مگر اللہ کی مداد سے تم بھلے کاموں کی طرف جب تک تمہیں موت مہلت دیئے ہوئے ہے سبقت کرو، اس سے پہلے کہ تماری عمریں ختم ہوں، ایسا نہ ہو کہ یہ مہلت تم کو برے اعمال کی طرف لوٹائے بیشک بہت سی قوموں نے اپنی عمروں کو اپنے غیر کے لیے خرچ کیا اور اپنے آپ کو بھلا دیا اور تم کو اس بات سے منع کرتا ہوں کہ جلدی کرو، نجات حاصل کرو، نجات حاصل کرو۔[14]

مندرجہ بالا خطبے کی روشنی میں اصلاح معاشرہ کے اہم اصول:

- نیکی اور رفاعامہ کے کاموں میں جلدی کی جائے، ایسے کام معاشرے میں مثبت تبدیلی لاسکتے ہیں۔
- قرآن کریم میں بیان کردہ واقعات اور قصص سے نصیحت پکڑنا، معاشرتی اختلافات سے پرہیز کرنا اس کی وجہ سے پہلی قومیں تباہ وبرباد ہوئی کہیں تمہیں بھی وہ عذاب نہ آئے۔
- اپنی زندگی کو نیک وفلاح کے کاموں میں خرچ کرنا، اسیے کام کرنے میں جلدی سے کام لو کہیں موت نہ آجائے۔
- فکر آخرت کا تصور اجاگر کرنا
- دنیاوی زندگئی کی حقیقت کا واضح تصور دینا۔
- قرآن مجید کی اہمیت بیان کرنا

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

عن موسى بن عقبة أن أبا بكر الصديق كان يخطب فيقول: الحمد لله رب العالمين، ونسأله الكرامة فيما بعد الموت، فإنه قد دنا أجلي وأجلكم، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأن محمدا عبده ورسوله، أرسله بالحق بشيرا ونذيرا، وسراجا منيرا، لينذر من كان حيا ويحق القول على الكافرين، ومن يطع الله ورسوله فقد رشد، ومن يعصهما فقد ضل ضلالا مبينا، أوصيكم بتقوى الله والاعتصام بأمر الله الذي شرع لكم وهداكم به، فإنه جوامع هدى الإسلام بعد كلمة الإخلاص، السمع والطاعة، لمن ولاه الله أمركم! فإنه من يطع والي الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر فقد أفلح وأدى الذي عليه من الحق، وإياكم واتباع الهوى! قد أفلح من حفظ من الهوى والطمع والغضب، وإياكم والفخر! وما فخر من خلق من تراب ثم إلى التراب يعود ثم يأكله الدود! ثم هو اليوم حي وغدا ميت! فاعملوا يوما بيوم وساعة بساعة، وتوقوا دعاء المظلوم، وعدوا أنفسكم في الموتى، واصبروا فإن العمل كله بالصبر، واحذروا فالحذر ينفع، واعملوا فالعمل يقبل، واحذروا ما حذركم الله من عذابه، وسارعوا فيما وعدكم الله من رحمته، وافهموا تفهموا، واتقوا توقوا، فإن الله تعالى قد بين لكم ما أهلك به من كان قبلكم وما نجا به من نجا قبلكم، قد بين لكم في كتابه حلاله وحرامه وما يحب من الأعمال وما يكره، فإني لا آلوكم ونفسي

– والله المستعان ولا حول ولا قوة إلا بالله! واعلموا أنكم ما أخلصتم لله من أعمالكم فربكم أطعتم، وحظكم حفظتم واغتبطتم، وما تطوعتم به فاجعلوه نوافل بين أيديكم تستوفوا بسلفكم وتعطوا جزاءكم حين فقركم وحاجتكم إليها، ثم تفكروا عباد الله في إخوانكم وصحابتكم الذين مضوا! قد وردوا على ما قدموا فأقاموا عليه، وحلوا في الشقاء والسعادة فيما بعد الموت، إن الله ليس له شريك، وليس بينه وبين أحد من خلقه نسب يعطيه به خيرا، ولا يصرف عنه سوء إلا بطاعته واتباع أمره، فإنه لا خير في خير بعده النار، ولا شر في شر بعده الجنة – أقول قولي هذا واستغفر الله لي ولكم، وصلوا على نبيكم صلى الله عليه والسلام عليه ورحمة الله وبركاته. "ابن أبي الدنيا في كتاب الحذر، كر"[15]

موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دے رہے تھے آپ نے اللہ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا: مرنے کے بعد اس سے عافیت کا سوال کرتے ہیں، بیشک میری اور تم سب کی موت قریب آگئی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر تنہا اللہ تعالیٰ اس کا کوئی شریک نہیں اور بیشک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے حق دے کر بھیجا وہ بشارت دینے والے تھے ایک روشن چراغ تھے، تاکہ آپ لوگوں کو ڈرائیں جو زندہ ہیں اور کفار کے خلاف حجت قائم کریں اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ بیشک ہدایت پا گیا اور جس میں ان کی نافرمانی کی وہ ہلاک اور گمراہ ہو گیا۔

اور اللہ ک رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کی، ایسا دین جس کو تمہارے لیے جائز کیا ہے اور جس کی تم کو ہدایت دی ہے۔ پس بیشک تمام ہدایتوں کا جمع کرنے والا اسلام ہے، اخلاص کا کلمہ کہنے کے بعد، کہنا اور سننا ہے اور اس شخص کی تابعداری کرنی ہے جس کو اللہ تعال نے تمہارے کاموں کا والی بنایا ہے، بیشک جس نے ولی کی اطاعت کی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں وہ فلاح پا گیا اور اس نے وہ ذمہ داری جو اس پر تھی ادا کر دی تم اپنے آپ کو اتباع خواہشات سے بچاؤ۔ بیشک وہ شخص فلاح و نجات پا گیا جو خواہش اور لالچ اور غصے سے بچ گیا اور تم اپنے آپ کو فخر کرنے سے بچاؤ اس آدمی کے لیے کیا فخر ہے جو مٹی سے پیدا کیا گیا اور مٹی کی طرف لوٹ جائے گا پھر ایسے کیڑے کھا جائے گئے۔ پھر وہ آج زندہ ہے، کل مر جائے گا، لہذا تم روزمرہ اور ہر کھڑی اطاعت پر لگے رہو، اور مظلوم کی بددعا سے بچو اور اپنے آپ کو مروں میں شمار کرو اور صبر کروا لیے کہ کل کا کل عمل صبر سے پوارا ہوتا ہے اور پرہیز کرو یہ پرہیز کرنا نفع مند ہے، عمل کرو عمل قبول کیا جاتا ہے۔ اور تم ڈرو جیسا کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے عذاب سے ڈرایا ہے اور اللہ نے اپنی رحمت کا جو وعدہ کیا ہے اس کی طرف سبقت کرو، تم سمجھو گے تمہیں سمجھایا جائے گا، تم بچو تمہیں بچایا جائے گا۔ بیشک اللہ پاک نے تمہارے لیے وہ چیزیں بیان کر دی ہیں جن کی وجہ سے تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے، اور وہ چیزیں بھی بیان کر دی ہیں جن کی وجہ سے تم سے پہلے لوگوں کو نجات ملی۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نفع کے لیے اپنی کتاب میں حلال و حرام کو واضح کر دیا ہے، جس اعمال کو وہ درست سمجھتا ہے اور جن اعمال کو برا جانتا ہے، بیان کر دیا ہے میں تمہارے ساتھ اور اپنے ساتھ کوتاہی نہیں کروں گا اللہ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے، گناہوں سے بچنا اور نیکی کی قوت بجز اللہ کے سوا کسی سے نہیں ہو سکتی۔

تم کو معلوم ہونا چاہیے، کہ جہاں تم اللہ کے عمل کو خالص کرو گے گویا تم نے اپنے رب کی اطاعت کی اور تم نے اپنے حصے کی محافظت کی اور تم

نے قابل رشک عمل کیا اور جو زائد عبادتیں تم نے کی ہیں۔ ان کو اپنے آگے کے لیے نفل بنالو، اپنے سے پہلے گزرے ہوئے بزرگوں کے ساتھ وفاداری کا معاملہ کرو تمہیں تمہاری جزا اس وقت دی جائے گی جب کہ تم فقیر ہو گے اور تمہیں اس کی طرف حاجت ہو گی۔ اے اللہ کے بندو! سوچو اپنے ان بھائیوں کے بارے میں جو گزر گئے اور اس چیز پر جا لگے جو انہیوں نے پہلے کی تھی۔ اور اس پر ٹھہر گئے وہ مرنے کے بعد مقام شقاوت یا مقام سعادت میں اتر گئے ہے، بے شک اللہ کے ساتھ کوئی شریک نہیں اسکی۔ کسی کے درمیان رشتہ داری نہیں جس کی وجہ سے وہ بھلائی کرے اور برائی کو اس سے روکے مگر یہ سب کچھ اس کی اطاعت سے ہے اور اسکے امر کی اتباع سے ہے بیشک اس کے خیر کے بعد کوئی بھلائی نہیں جس کے بعد جہنم ہو اور اس کے شر میں کوئی شر نہیں جس کے بعد جنت ہو۔ میں یہ بات کہہ چکا ہوں۔ اور میں اللہ تعالی سے اپنے لیے اور تمہارے لیے مغفرت طلب کرتا ہوں اور نبی کریم ﷺ پر درود بھجتا ہوں ﷺ۔

مندرجہ بالا خطبے کی روشنی میں اصلاح معاشرہ کے اہم اصول:

- موت کو ہمیشہ یاد رکھو جب ایک آدمی موت کو یاد کرتا ہے تو وہ معاشرے میں فتنہ وفساد برپا کرنے سے یا پھر دوسروں کو تکلیف دینے پر شان کرنے سے پرہیز کرتا ہے اسے معلوم ہوتا ہے کہ اگر میں ایسا کروگا تو میری موت کے بعد اللہ تعالی میری پکڑ کریں گئے۔
- معاشرے میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام کرنا چاہیے (لوگوں کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اصلاح معاشرہ کے اہم اصولوں میں سے ایک اصول ہے۔ اگر لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں تو معاشرے میں کبھی بھی انتشار پیدا نہیں ہو سکتا۔
- اللہ اور اسکے رسول محمد ﷺ کی اطاعت کی جائے۔ تاکہ نجات حاصل ہو سکے اسلام کو مضبوطی سے پکڑ رکھنے میں ہی فلاح و بھلائی ہے۔
- خواہش، نفس، فکر و غرور، لالچ، اور غصے سے ہر حالت مین بچنا چاہیے۔
- حلال و حرام میں تمیز اختیار کرنا چاہیے۔

معاشرہ میں نظم ضبط

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ خطبہ معاشرتی قواعد وضوابط کے بارے میں فرمایا

قاسم بن محمد فرماتے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا: اللہ تعالی کی حمد وثناء بیان کی اور آپ ﷺ پر درود وسلام پڑھا اور پھر فرمایا کہ ہر کام کے کچھ اصول ہوتے ہیں جو ان کی پابندی کرے گا اس کے لیے یہ اصول و قواعد کافی ہوں گئے، اور جو اللہ تعالی کے لیے عمل کرے گا اللہ تعالی اس کی ہر طرح کفایت فرمائے گئے۔ تم پوری طرح محنت کرو اور اعتدال سے چلنا انسان کو منزل مقصود تک جلدی پہچا دیتا ہے۔ ذرا غور سے سنو! جس کے پاس ایمان نہیں ہے، اس کے پاس دین نہیں۔ اور جس کی نیت ثواب کی نہیں اس کے لیے کوئی اجر نہیں جس کی نیت صحیح نہیں اس کے عمل کا کوئی اعتبار نہیں۔

ذرا غور سے سنو! اللہ کی کتاب میں جہاد فی سبیل اللہ اک اتنا ثواب بتایا گیا ہے کہ اتنے ثواب کے لیے تو ہر مسلمان کے دل میں جہاد کے لیے وقف ہو جانے کی تمنا ہونی چاہیے۔ جہاد ہی وہ تجارت ہے جو اللہ تعالی نے قرآن کریم میں بتائی ہے۔ اور جس کے ذریعے اللہ تعالی نے مسلمانوں کو رسوائی سے نجات دی اور جس کے ساتھ دنیا و آخرت کے شرف کو جوڑا ہے۔[16]

مندرجہ بالا خطبے کی روشنی میں اصلاح معاشرہ کے اہم اصول:

- ہر کام کو اس کے اصول و قواعد کے ساتھ کیا جانا چاہیے۔ تاکہ معاشرہ میں نظم ضبط پیدا ہو سکے
- محنت سے کام کرنا چاہیے جو لوگ محنت کرتے ہیں اللہ تعالی ان کے اجر کو ضائع نہیں کرتے۔ اس سے معاشرے میں غربت و بیروزگاری کا خاتمہ ہوتا ہے معاشرہ اقتصادی لحاظ سے ترقی کرتا ہے۔
- فضول خرچی سے پرہیز کرنا چاہیے، اعتدال پسندی سے کام لینا چاہیے، فضول خرچی فقر کی طرف لے کر جاتی ہے۔ اور میانہ روی کو رسول اللہ ﷺ نے بھی پسند فرمایا ہے إنه سيكون في هذه الأمة قومٌ يعتدون في الطهور والدعاءِ -[17] اسلام نے ہر معاملہ میں اعتدال کو پسند کیا ہے اور بے اعتدالی کو کسی بھی معاملہ میں پسند نہیں کیا حتی کہ پاکی اور دعا کے معاملہ میں بھی۔

ایک دوسرے مقام پر آپ ﷺ نے فرمایا عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلوا وتصدقوا والبسوا في غير إسراف ولا مخيلة -[18] عمرو بن شعیب، عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ کھاؤ اور صدقہ خیرات کرتے رہو اور کپڑا پہنو لیکن فضول خرچی سے بچتے رہو۔

- اگر کوئی بھی اچھا کام کیا جائے تو اس میں نیک نیت ہونی چاہیے۔ نیک نیت ثواب کی ضمانت ہے۔
- جہاد میں ہی قوم اور معاشرے کی عظمت ہے، جو قوم اپنے دشمن کو چھوڑ دیتی ہے وہ خسارے کا سودا کرتی ہے۔
- جہاد کی وجہ سے دنیا اور آخرت کی کمیابیاں ہیں۔

افراد کی ذہنی و فکری اصلاح

افراد کی ذہنی و فکری اصلاح کے لیے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ خطبہ دیا آپ نے فرمایا:

قام أبو بكر رضي الله عنه الغد حين بويع فخطب الناس، فقال: يا أيها الناس، إني قد أقلتكم رأيكم، إني لست بخيركم فبايعوا خيركم، فقاموا إليه فقالوا: يا خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم أنت – والله – خيرنا. فقال: يا أيها الناس، إن الناس قد دخلوا في الإسلام طوعا كرها، فهم عواذ وجيران الله، فإن استطعتم أن لا يطلبنكم الله بشيء من ذمته فافعلوا، إن لي شيطانا يحضرني، فإذا رأيتموني قد غضبت فاجتنبوني لا أمثل بأشعاركم وأبشاركم. يا أيها الناس، تفقدوا ضرائب غلمانكم، إنه لا ينبغي للحم نبت من سحت، أن يدخل الجنة، ألا وراعوني بأبصاركم فإن استقمت فأعينوني، وإن زغت فأقيموني، وإن أطعت الله فأطيعوني، وإن عصيت الله فاعصوني، كذا في الكنز.[19]

جس وقت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کی گئی اگلے دن صبح ہی صبح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر لوگوں میں خطاب کیااور آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے تمہاری رائے کو تمہیں میں واپس کرتا ہوں میں تم میں سے بہتر نہیں ہوں اپنے میں سے کسی بھلے سے بیعت کر لو، حضرات صحابہ کرام نے کھڑے ہو کر آپ نے کہااے خلیفہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپ خدا کی قسم ہمارے بھلے ہیں اس پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایااے لوگو! لوگ میں اسلام میں طوعاو کرحاداخل ہو جاؤ۔ لہذا لوگ اللہ کی پناہ اور اللہ کی پڑوسی ہیں اگر تم لوگ اس بات کی استطاعت رکھتے ہو کہ اللہ پاک اپنے ذمہ میں کسی چیز کا تم سے مطالبہ نہ کرے تو ایسا کر لو میرے لیے بھی شیطان ہے جو میرے پاس حاضر ہوتا ہے جب تم لوگ مجھے دیکھنا کہ میں غصے میں ہوں تو مجھ سے پرہیز کرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے بالوں اور چہروں کو تکلیف دوں۔

اے لوگو! اپنے غلاموں کی کمائی کی جانچ پڑتال کرو، بیشک یہ بات ہے کہ جو گوشت حرام مال سے پروش پاتا ہے، وہ جنت میں داخل ہونے کے لائق نہیں، اور تم مجھے اپنی نظروسے دیکھتے رہو اگر میں درست عمل کر رہا ہوں تو میری مدد کرو اگر غلط عمل کرو تو میری اصلاح کرو، اگر میں اللہ کی اطاعت کروں تو میری اطاعت کرنا اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں تو میری بات نہ ماننا۔

مندرجہ بالا خطبے کی روشنی میں اصلاح معاشرہ کے اہم اصول:

- اسلام کے دائرے میں مکمل طور پر داخل ہونا چاہیے انسان کی روزمرہ کے زندگی میں اسلام نظر آنا چاہیے، معاشی اور معاشرتی زندگی میں اسلام کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق ہونی چاہیے اسی میں ہی بھلائی ہے۔
- ہسائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے۔
- غلط کام کرنے والوں کی اصلاح کی جائے بیشک غلط کام کرنے والا باشاہ وقت ہی کیوں نہ ہو۔
- نیکی کے کام میں ایک دوسرے ک مدد کرنی چاہیے۔
- غصہ کی حالت میں فیصلہ نہیں کرنا چاہیے۔
- حکومت کو افراد معاشرہ کے کسب معاش کی جانچ کی پڑتال کرتے رہنا چاہیے۔

غربت اور افلاس کا خاتمہ

غربت اور افلاس کے خاتمہ کے لیے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

عن نعيم بن نمحة، قال: كان في خطبة أبي بكر الصديق رضي الله تعالى عنه: «أما تعلمون أنكم تغدون وتروحون في أجل معلوم ولا خير في قول لا يراد به وجه الله تعالى , ولا خير في مال لا ينفق في سبيل الله عز وجل , ولا خير فيمن يغلب جهله حلمه , ولا خير فيمن يخاف في الله لومة لائم

نعیم بن نمحہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا آپ نے فرمایا: کیا تم کو اس بات کا علم نہیں کہ تم صبح و شام اجل

معلوم کرنے کے مطابق کرتے ہو، ایسے قول میں کوئی بھلائی نہیں جس سے اللہ کی ذات کا ارادہ نہ کیا گیا ہو، اور اس مال میں کوئی خیر نہیں جو اللہ کے راستے میں خرچ نہ کیا گیا ہو، اور اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جس کی جہالت اس کی بربادی پر غالب آ جائے۔ اور اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو اللہ کے معاملے میں ملامت کرنے کا خوف کرے

مندرجہ بالا خطبے کی روشنی میں اصلاح معاشرہ کے اہم اصول:

- جو مال اللہ تعالی نے دیا اسے اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں پر خرچ کیا جائے، ایسا کرنے سے معاشرے میں غربت کا خاتمہ ممکن ہے۔ کسی بھی معاشرے میں امن قائم کرنے کے لیے غربت و افلاس کا خاتمہ بہت ضروری ہے۔
- اگر کوئی بھی نیک کام کیا جائے تو اس میں اللہ تعالی کی رضا شامل ہونی چاہیے۔ جو عمل اللہ کی رضا کے لیے کیا جائے اس کا بہت بڑا اجر ہے خواہ وہ چھوٹا سا کیوں نہ ہو۔
- کسی پر احسان کر کے اس پر اپنا احسان جھتلانا نہیں چاہیے۔ اور اللہ کے معاملے میں ملامت سے نہیں ڈرنا چاہیے۔

فکر آخرت کے بارے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خطبہ:

قیس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے تو اللہ تعالی کی حمد و ثناء کرنے کے بعد فرمایا اے لوگو! تم اس آیت کی تلاوت کرتے ہو۔

یایھاالذین امنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم الی اللہ مرجعکم جمیعا فینبئکم بما کنتم تعملون [20]۔

اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو، اگر تم راہ راست پر ہو تو کوئی گمراہ شخص تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب لوگ گناہ کا کام ہوتے ہوئے دیکھیں اور اسے بدلنے کی کوشش نہ کریں تو عنقریب ان سب کو اللہ کا عذاب گھیر لے گا۔

مندرجہ بالا خطبے کی روشنی میں اصلاح معاشرہ کے اہم اصول:

- معاشرے میں برائی کو دیکھ کر خاموش رہنے کی بجائے برائی کو ختم کیا جائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عن أبي سعيد الخدري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من رأى منكم منكرا فليغيره بيده فإن لم يستطع فبلسانه فإن لم يستطع فبقلبه وذلك أضعف الإيمان۔

اخلاق حسنہ کی تلقین

اخلاق حسنہ کی تلقین کے بارے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خطبہ:

اوسط کہتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا کہ اس جگہ گذشتہ سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تھے، یہ کہہ کر آپ رو پڑے، پھر فرمایا اللہ سے درگذر کی درخواست کیا کرو، کیونکہ ایمان کے بعد

عافیت سے بڑھ کر نعمت کسی کو نہیں دی گئی، سچائی کو اختیار کرو، کیونکہ سچائی کا تعلق نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں چیزیں جنت میں ہوں گی، جھوٹ بولنے سے اپنے آپ کو بچاؤ، کیونکہ جھوٹ کا تعلق گناہ سے ہے اور یہ دونوں چیزیں جہنم میں ہوں گی، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، بغض نہ کرو، قطع تعلقی مت کرو، ایک دوسرے سے منہ مت پھیرو اور اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔[21]

مندرجہ بالا خطبے کی روشنی میں اصلاح معاشرہ کے اہم اصول:

- ہمیشہ سچ بولنا چاہیے سچائی نیکی ہے اور یہ نیکی جنت میں لے کر جائے گی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سچ کو لازم پکڑو بے شک سچ نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور اس کا ارادہ کرتا رہتا ہے۔ حتی کہ اللہ کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے جھوٹ سے اجتناب کرو بے شک جھوٹ گناہ کا راستہ دکھاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور آدمی مسلسل جھوٹ بولتا ہے۔ اور اس کا ارادہ کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔
- آپس میں جذبہ اخوت کو پروان چڑھانا چاہیے۔

References

1: Mujala Albayan (238 issues) No. 213

2 - Surat alqasas 34:28

3 - Abu bakr albayhaqi: 'ahmad bin alhusayn bin ealiin , dalayil alnubwati-dar alkutub aleilmiat - bayrut- 1405 ha 1/415
Almawirdi: 'abu alhasan ealiin bin muhamad , 'aelam alnubuati-: dar wamaktabat alhilal - bayrut- 1409 ha 2/148
Yaequb bn sifyan ,almaerifat waltaarikhi-,: muasasat alrisalati, bayrutalitabeati: 1401 ha- 1981 m 2/1455

4 - Al-Bukhari, Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail, Sahih Al-Bukhari, Dar Al-Salam for Publishing and Distribution, Riyadh, Saudi Arabia, II: 1419 AH, Hadith No. 1636

5 -Al eimran : 144

6 -Aibn eabd rabih al'andalusi 'abu eumra, shihab aldiyn , aleaqad alfarid ,dar alkutub aleilmiat - bayrut 2: 130- safha204ء,
Abn qutaybat aldiynuri: 'abu muhamad eabd allh bin muslim ,eyuwn al'akhbari: dar alkutub aleilmiat -birut: 1418 ha ,2/233

7 - Surat At-Tawbah 100: 9

8 - Muslim , 'abu alhasan muslim bn alhajaaj , sahyh almuslim , hadyth nambar 28 - (2563) nashir: dar 'iihya' alturath alearabii - bayrut

9 -Abn eabd rabih al'andalusi 'abu eumra, shihab aldiyn , aleaqd alfarid 2/ 130,
Abn qutaybat aldiynuri: 'abu muhamad eabd allh bin muslim ,eyun al'akhbar 2/ 234
Tabray : abu jaefar muhamad bin jarir bin yazid bin kathir bin ghalib , tarikh tabary = tarikh alrusul walmuluki,3/ 203

10 -Bukhari: Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari: Hadith No. 2341

11 -Al-Jazari, Abu al-Hasan Ali bin Abi al-Karam Muhammad bin Muhammad bin Abdul Karim bin Abdul Wahid al-Shibani Izz al-Din Ibn al-Atheer, Asad al-Ghaba fi Ma'rafat al-Sahaba, Dar al-Kitab al-Alamiya, Beirut, Lebanon, 1st: 1994
Al-Kharaiti, Abu Bakr uhammad ibn Ja'far ibn Muhammad ibn Sahl ibn Shakir al-Samari, Equal Ethics and Criticism, Maktab al-Sawadi for Distribution, Jeddah, Saudi Arabia, I: 1413 AH.

12 -Samit alnujum aleawali fi 'anba' al'awayil waltawali 3/89 eabd almalik bin husayn ,nashar: dar Alkutub aleilmiat - bayruta,tabeu: al'uwlaa, 1419 hi - 1998 m

13 -Bukhari: Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari Sahih Bukhari: Hadith No. 1047

14 -Aljawziu jamal aldiyn 'abu alfaraj , almuntazim fi tarikh al'umam walmuluk 4/69: , dar alkutub aleilmiati, bayruta,tabaeu: al'uwlaa, 1412 hi - 1992 m
aldhabiy,shams aldiyn abu eabd allh muhamad bin ahmad bin euthman bin qaymaz,syr aealam alnubala'i,dar alhadithi,qaharہ, masr, 2006'۔

15 -Aldaariqitinay,abu alhasan ealay bin eumar bin ahmad bin maہday bin maseud bin alnueman bin Daynar albaghdady, alfawayid almuntakhabiہ,makhtut nashr fiy barnamaj jawamie alklam almajaniy altaabie limawqie alshibkۃalaslamiyہ, ta:awiliy, 2004'۔

16 -Al-Baghdadi, Abu Bakr Ahmad ibn Ali ibn Thabit ibn Ahmad ibn Mahdi, History of Baghdad and Ziula, Dar al-Kitab al-Alamiya, Beirut, Lebanon, I: Oli, 1417 AH. 2/74

17 -Al-Sujistani, Abu Dawud Sulaiman bin Al-Ash'ath bin Ishaq, Sunan Abi Dawud, Dar Al-Salam for Publishing and Distribution, Riyadh, Saudi Arabia, 1430 AH: Hadith No. 95

18 -Al-Nisa'i, Abu Abdul Rahman Ahmad Ibn Shoaib Ibn Ali, Al-Sunan Al-Kubra, Al-Risalah Foundation, Beirut, Lebanon, I: Oli, 1421 AH: Hadith No. 470

19 -Al-Qushayri, Abu Al-Hasan Muslim Ibn Al-Hajjaj, Sahih Al-Muslim, Dar Al-Salam for Publishing and Distribution, Riyadh, Saudi Arabia, Second Edition, 1421 AH: Hadith No. 175

20 -Almaida 105:

21 -Al-Shaibani, Abu Abdullah Ahmad ibn Muhammad ibn Hanbal, Musnad of Imam Ahmad ibn Hanbal, Founder of the Year, Beirut, Banan, I: Oli, 1421 AH: Volume I: Hadith No. 5
Al-Baghdadi, Abu Abdullah Muhammad ibn Sa'd ibn Mani 'al-Hashimi on the authority of Basra, Al-Tabqat al-Kubra, Dar al-Kitab al-Ulamiya, Beirut, Lebanon, 1990.